13780- نئے مسلمان کی شادی، اور کیا شادی میں قبیلے اور برادری کی شرط ہے

سوال

مجھے آپ کی نصیحت کی ضرورت ہے، میں پانچ برس قبل مسلمان ہوا ہوں میرا اللہ تعالی پر ایمان ہے اور پانچوں نمازیں پڑھتا اور رمضان المبارک کے روزے رکھتا ہوں، اور شادی کے لیے لڑکی تلاش کررہا ہوں، لیکن جب میں نے اپنی پسند کی لڑکی دیکھی جو کہ میری برادری کی نہیں جس کی بنا پر اس کے گھر والے میرے ساتھ شادی نہیں کرنا چاہتے۔

مذکورہ لڑکی اسلامی تعلیمات پر مکمل عمل پیرا ہے اور اصلا برصغیر سے تعلق رکھتی ہے اور ایک ایشیائی لڑکی ہے / انڈین / پاکستانی / بنگالی، یہ معروف ہے کہ ان ممالک کے لوگ اپنے بچوں کی شادی اور خاص کر لڑکیوں کی غیر برادری میں شادی نہیں کرتے کیونکہ ان کی ثقافت مختلف ہوتی ہے، اگرچہ لڑکا کتنا ہی دین والا ہی کیوں نہ ہو۔

مسئلہ یہ ہے کہ میری اس لڑکی سے شادی نہیں ہوسکی کیونکہ میں اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں اور اس علاقے میں بسنے والے صحیح اور مستقیم قسم کے مسلمانوں کی اکثریت بھی برصغیر کے مسلمانوں کی ہی ہے، یہاں پر میرا مندرجہ ذیل سوال ہے:

1- میرے جیسے ایک نئے مسلمان کے لیے شادی کرنا کیسے ممکن ہے ؟

2- کیا جو شخص اسلام میں داخل ہوا ہے وہ اسی عورت سے شادی کرسکتا ہے جس نے نیا اسلام قبول کیا ہو، اور کیا اسلامی ثقافت میں اس طرح کے فرق کی کوئی اساس پائی جاتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

اول :

پہلے اور دوسرے سوال کے بارہ میں گزارش ہے کہ: آپ کے اسلام میں داخل ہونے سے آپ مسلمانوں کے ایک فرد کی حیثیت اختیار کر گئے ہیں اس طرح جو حقوق مسلمانوں کے ہیں وہی آپ کے اور جو چیز ان پر واجب ہوتی ہے وہی آپ پر بھی واجب ہے۔

لھذا اس بنا پر اب آپ کے لیے ضروری اور واجب ہے کہ آپ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اپنی عفت عصمت کی حفاظت کے لیے کوئی اچھی سی دین والی عورت تلاش کرکے شادی کریں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(تیرے ہاتھ خاک میں ملیں دین والی عورت اختیار کر) صحیح بخاری حدیث نمبر (5090) صحیح مسلم حدیث نمبر (1466) ۔

چاہے یہ عورت ایک نئی مسلمان ہو یا پھر خاندانی طور پر پہلے ہی مسلمان ہو اس میں اہم چیز یہ ہے کہ وہ اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونی چاہیے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے ۔

پھر دوسری بات یہ ہے کہ جب آپ کسی دین والی لڑکی کو شادی کا پیغام دیں اور وہ قبول نہ کرے یا پھر اس کے گھر والے شادی کرنے سے انکار کردیں تو آپ صبر و تحمل سے کام لیں اور تلاش کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالی سے دعا بھی کریں کہ وہ آپ کو اچھی اور نیک وصالحہ بیوی عطا فرمائے جو آپ کے لیے اپنے رب کی اطاعت کرنے میں معاون ومددگار ثابت ہو۔

دوم :

اور جس تفریق کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے کے بارہ میں گزارش ہے کہ اسلام میں ایسی کوئی چیز نہیں بلکہ اللہ تعالی نے تو فرمایا ہے :

{اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد و عورت سے پیدا کیا ہے ، اور اس لیے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پہچانو تمہارے قنبے قبیلے بنا دیئے ہیں ، اللہ تعالی کے ہاں تم سب میں سے باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار ہے ، یقین جانو اللہ تعالی بڑا دانا اور باخبر ہے} الحجرات (13) ۔

اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک ہی ہے ، خبردار کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ ہی کسی عجمی کو کسی عربی پر اور نہ ہی کسی سرخ کو سیاہ پر اور نہ کسی سیاہ کو سرخ پر کوئی فضیلت ہے لیکن صرف تقوی کی بنیاد پر فضیلت حاصل ہے ۔ ۔ ۔) مسند احمد (411/5) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے غایۃ المرام (313) میں صحیح قرار دیا ہے اور اس کی تصحیح میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی سے سند بھی نقل کی ہے دیکھیں الاقتضاء (69) ۔

اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اپنے آباءواجداد میں فخر کرنے والے لوگ باز آجائیں ۔ ۔ ۔ ۔ یا پھر وہ اللہ تعالی کے ہاں اپنی ناک سے گندگی دھکیلنے والے کیڑے سے بھی زیادہ ذلیل ہوں گے ، بلاشبہ اللہ تعالی نے آباء واجداد میں جاہلیت کے تکبر و فخر کو زائل کردیا ہے ، یا تو وہ مومن متقی ہے یا پھر فاجر اور لوگوں میں سب سے بدبخت ، سب کے سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا کیے گئے تھے) سنن ترمذی حدیث نمبر (3890) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن ترمذي (3100) اور غایۃ المرام (312) میں اسے صحیح قرار دیا ہے اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کی تصحیح بھی نقل کی ہے ۔

حدیث میں الجعل جیم پر پش اور عین پر زبر کے ساتھ ہے اس کا معنی گندگی کا وہ سیاہ کیڑا ہے جو گندگی دھکیلتا رہتا ہے جسے گبریلا کہا جاتا ہے ۔

یدھدہ : کا معنی دھکیلنا اور الخراء گندگی کو کہتے ہیں ۔

عبیۃ الجاھلیۃ : عین پر پیش اور باء پر زیر اور شد اور یاء پر شد اور زبر ہے۔ جس کا معنی نخوت اور تکبر ہے ۔

تو اس طرح آپ کے سامنے بالکل اچھی طرح یہ بات واضح ہوگئی ہوگی کہ اسلام مسلمانوں میں فرق نہیں کرتا چاہے وہ زمین کے کسی بھی ٹکڑے پر بسنے والا ہی کیوں نہ ہو اور اس کا رنگ و نسل کچھ بھی ہو یا پھر مالدار اور غنی ہی کیوں نہ ہو بلکہ اسلام میں اللہ تعالی کے ہاں تو فضیلت کا معیار تقوی اور پرہیزگاری ہے ۔

بلکہ شریعت اسلامیہ میں تو عورت کے ولی کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ جب اس کے پاس کوئی ایسا رشتہ آئے۔ جس کا دین اور اخلاق اچھا ہو اور عورت کے بارہ میں وہ امین بھی ہو تو اسے اس کے ساتھ شادی کردینے میں جلدی کرنی چاہیے ، اور اس رشتہ کے رد اور انکار کرنے سے بچنے کو کہا گیا ہے ۔

جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جب تمہارے پاس ایسا شخص آئے۔ جس کا دین اور اخلاق تمہیں اچھا لگتا ہو تو اس کے ساتھ اپنی بچی کا رشتہ کردو ، اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں وسیع وعریض فساد بپا ہو جائے گا ۔

صحابہ کرام کہنے لگے : اگراس میں کچھ ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : جب تمہارے پاس ایسا رشتہ آئے جس کا دین اوراخلاق تمہیں پسند ہو تو اس کا نکاح کردو ، یہ تین بار فرمایا) سنن ترمذي ۔ علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن ترمذی (866) میں اسے حسن قرار دیا ہے ۔

آپ اس کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر (13993) کا جواب دیکھیں ۔

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کی شادی ایسی عورت سے کرنے میں آسانی پیدا فرمائے جو اللہ تعالی کی اطاعت میں آپ کا تعاون کرنے والی ہو۔

واللہ اعلم .